سوال

میں آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں شرعی طور پر اللہ تعالی کو راضی کرنے کے لیے کیا کرنا واجب ہے ؟ میں نوجوان ہوں اور ڈاکٹری کرتا ہوں تقریبا تین برس قبل میں نے شادی کی ہے میری منگیتر (اب بیوی) بہت ہی اچھی بھلی اور بہت ہی ممتاز شخصیت کی مالکہ تھی اور اچھی بھلی سمجھ بوجھ رکھتی تھی ، لیکن شادی کے بعد حالات بدل گئے ، میں کچھ مقروض تھا اور اسے بھی ہر چیز کا علم تھا اور میری ماہانہ آمدنی کا بھی علم رکھتی تھی لیکن اس کے باوجود اس نے مجھ سے اپنے خاص خرچہ کا مطالبہ کرنا شروع کردیا ۔ جب میں نے اسے سمجھانے اور اسی پر صبر کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ مجھے اپنا قرض واپس کرلینے دو اور آپ پر ضروری ہے کہ اس معاملہ میں میرا تعاون کرو تو اس نے میرے خلاف دنیا کھڑی کردی اور میرے سسرالیوں کو بتا دیا اور اصرار کرنے لگی لیکن میں نے انکار کردیا ۔ پھر اس نے ملازمت کا مطالبہ کردیا حالانکہ ہمارا اس پر اتفاق ہوا تھا کہ ملازمت نہیں کرے گی لیکن اگر میں کمانے کی طاقت نہ رکھوں تو پھر وہ ملازمت کرسکتی ہے ، وہ اس کا بھی اصرار کرنے لگی حتی کہ میں ملازمت پر مان گیا ، اس کے بعد بھی کئی ایک مشکلات پیدا ہوئیں ۔ وہ شروع سے ہی اور ابھی تک میرے والدین سے بدکلامی اور بدتمیزی کرتی رہی ہے اور معاملہ ان کی توہین تک جا پہنچا ہے ، اللہ تعالی نے شادی کے بعد ایسی بچی دی ہے جس پر لوگ بھی حسد کرنے لگے ہیں ، قصہ مختصر کہ وہ کئی ایک بار میری اجازت کے بغیر گھر سے نکلی ہے ، نہ تو اسے بات چیت اور نہ ہی بستر سے الگ رہنا اور نہ ہی مارنے کوئی فائدہ دیا ہے ۔ اور اس نے مجھے عمارت کے سب رہائشیوں میں ذلیل کرکے رکھ دیا ہے ، اس لیے کہ وہ پڑوسیوں اور اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں کو ہمارے درمیان پیدا شدہ مشکلات بتاتی ہے یہ سب کوششیں ناکام ہوچکی ہیں حتی کہ مسجد کے امام صاحب نے بھی اس سے بات کی ہے لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا ۔ اس کے نتیجہ میں اس کے بارہ میں میرا دل بالکل سخت ہوچکا ہے ، اور اخلافات بہت زیادہ ہوچکے ہیں حتی کہ دو بار طلاق بھی ہوچکی ہے لیکن ہم نے اپنی چھوٹی سی بچی کی وجہ سے رجوع کرلیا جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے ہمیں ہبہ ہوئی ہے ۔ اور بالآخر میرے سسرالی رشتہ دار سفر سے واپس آئے تو وہ یہ کہہ کر ان کے پاس گئی کہ کچھ دن ان کے پاس رہے گی معاملہ اسی طرح تیس دن تک چلتا رہا اور بہانہ یہ بنایا کہ اس کا والد بیمار ہے اور والدہ بوڑھی ہے ، جب میں نے اسے یہ کہا کہ میری بیٹی کو لے کر میرے گھر واپس آؤ تو اس نے آنے سے انکار کردیا ، میں نے اپنے سسر سے بھی بات کی تو اس نے بھی اسے بھیجنے سے انکار کردیا ۔ میں نے انہیں عدالت میں جانے کی دھمکی بھی دی لیکن وہ پھر بھی نہیں مانے ، بعد میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ میری بیوی اور بیٹی کے سارے کاغذات اور پاسپورٹ اور سونا بھی غائب ہے (اس نے جانے سے قبل ہی یہ چیزیں لے لیں تھیں) اس بارہ میں مجھے کچھ بتائیں کہ میں کیا کروں ؟ اللہ تعالی آپ کو علم سے نوازے ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

الحمد للہ

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا آپ بیان کررہے ہیں تو آپ کی بیوی نے کئی ایک غلطیاں کی ہیں ، جن میں اس کا گھر سے بغیر اجازت نکلنا ، اور اپنے میکے میں ہی رہنا ، بغیر کسی ظاہری سبب کے آپ کے پاس واپس نہ آنا ، اور اس سے بھی قبل ملازمت کرنے پر اصرار کرنا جو کہ آپ کے ساتھ معاہدہ کی خلاف ورزی ہے ، آپ کے والدین کے ساتھ ناشائشتہ سلوک ، اور گھر کے رازوں کو افشاں کرنا ۔

ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ وہ طریقہ اختیار کریں جس کی راہنمائی رب العالمین نے مندرجہ ذیل فرمان میں کی ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

اگر تمہیں خاوند اور بیوی کے آپس میں ان بن ہونے کا خدشہ ہو تو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک عورت کے گھر والوں میں سے مقرر کرو ، اگر یہ دونوں صلح کرانا چاہیں گے

تواللہ تعالی دونوں میں ملاپ کرادے گا ، یقینا اللہ تعالی پورے علم والا پوری خبر والا ہے النساء (35) ۔

توآپ اپنے بیوی کے خاندان میں سے کوئی صالح شخص اختیار کریں اور پھر وہ دونوں جو بھی فیصلہ کریں آپ اسے تسلیم کرلیں اس لیے کہ اسی میں خیر و بھلائی اور کامیابی ہے ، اوراگروہ دونوں طلاق کا فیصلہ کرتے ہیں توآپ پھر بھی غم نہ کریں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوراگرخاونداور بیوی علیحدہ ہوجائيں تواللہ تعالی اپنی وسعت سے ہرایک کوبے نیاز کردے گا ، اللہ تعالی بڑی وسعت والا اورحکمت والا ہے النساء (135) ۔

اوراگران دونوں منصفوں والا معاملہ بھی اس کے ساتھ فائدہ مند نہیں ہوتا توپھر آپ کےلیے جائز ہے کہ آپ عدالت سے رجوع کریں تاکہ وہ یا تواسے اپنے گھر واپس آنا لازم کریں اوریا پھر قاضی چاہے توآپ کے درمیان علیحدگی کروادے ۔

آپ اس مدت کے دوران اپنے تصرفات اوراقوال پر ضبط اورصبر و تحمل سے کام لیں اس لیے کہ شیطان توخاونداور بیوی کے مابین علیحدگی کرانے پر حریص ہے ، اوربعض اوقات اختلاف اور مخالفت کے زیرسایہ بات اورکلمہ کا بہت زيادہ اثرہوتا ہے ۔

اوراس کے ساتھ ساتھ آپ اللہ تعالی سے دعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کی راہنمائی فرمائے ، اورجس میں آپ اور آپ کی بیٹی کےلیے خیر اور بھلائی ہے اس کی توفیق عطا فرمائے ، اورکوئی بھی کام استخارہ کرنے سے قبل نے کریں بلکہ اللہ تعالی سے اس کے بارہ میں استخارہ کرلیں اورجلد بازی سے اجتناب کریں اس لیے کہ جلد بازی کبھی بھی خیر اور بھلائی نہیں لاتی ۔

اورآپ پر ضروری ہے کہ آپ حلم وبردباری اورنرمی سے کام لیں ، کتنے ہی خاندان تباہی کے دھانے پر پہنچنے کے بعد پھر وہ اپنی محبت والفت اورخوشی وسرور والی زندگی کی طرف لوٹ آئے ۔

اورآپ اپنے آپ پر رجوع کرتے ہوئے اپنی غلطیوں کوتلاش کریں ، آپ اپنے اوررب کے ساتھ معاملات کی اصلاح کریں تاکہ وہ آپ اوراپنی مخلوق کے مابین تعلقات کی اصلاح کردے ، اس لیے کہ اللہ تعالی کی اطاعت اوراس کی معصیت میں گھروں کی استقامت اورخرابی میں بہت ہی بڑا دخل ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اوراپنی اطاعت وفرمانبرداری اوراپنی رضامندی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

39318